نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

غلام احمد قادیانی

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

THE ALFAZL

QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

الفضل

قادیان

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۶۴، ۶۵ مورخہ یکم و ۳ر دسمبر ۱۹۲۵ء سنہ ۶ یوم پنجشنبہ مطابق ۱۴، ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۴ھ جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تین دن سے زکام کی بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایک ہفتہ کے لئے ڈیرہ دون تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر نفس کریم صاحب بھی ہونگے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کے امتحان کے جو سوالات بھیجے گئے تھے۔ ان کے جوابات امتحان دینے والوں کی طرف سے وصول ہو رہے ہیں۔ عنقریب نتیجہ شائع کیا جائے گا ۔

احمدیہ ٹورنامنٹ

سال رواں کی دوسری ششماہی کا ٹورنامنٹ ۲۶ر نومبر سے شروع ہو کر ۲۹ر کو ختم ہوا۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے چھوٹے صاحبزادوں کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے انتظامی رنگ میں اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے کھیلوں میں حصہ لیکر کھیلنے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ٹینس کے میچ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی ۔

موسم کی موافقت اور انتظام کی عمدگی کی وجہ سے تمام کھیلیں نہایت خوبی کے ساتھ کھیلی گئیں۔ اور دلچسپی سے دیکھی گئیں ۔

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے چھوٹے بچوں کی ٹیموں کا فٹ بال میچ نہایت دلچسپ تھا۔ جسے ملاحظہ فرمانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی تشریف لائے نیز بڑے لڑکوں کا فٹ بال میچ بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا۔

۲۹ر نومبر کو بعد نماز عصر ہائی سکول کے ہال میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر سلوٹنگ کیمپ کے ذریعہ ۱۵ توپوں کی سلامی دی گئی۔ چونکہ توپ ہال کے برآمدہ میں رکھکر چلائی جاتی تھی۔ اس لئے آواز عمارت کی گونج سے ملکر بہت پر زور نکلتی تھی۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کی تلاوت کے بعد حضور نے مختصر سی تقریر فرمائی جس میں جسمانی صحت کے لئے ورزش کی ضرورت بیان فرمائی۔ مختصر سا ریویو ٹورنامنٹ کی کھیلوں پر بھی کیا۔ اور انعام لینے والوں کو ارشاد فرمایا۔ کہ جس کا نام پکارا جائے۔ وہ پہلے السلام علیکم کہے اور مصافحہ کرے۔ پھر جب انعام اس کے ہاتھ پر رکھا جائے۔ تو حضور اور تمام مجمع بارک اللہ کہیگا۔ اس پر وہ جزاکم اللہ احسن الجزاء کہے۔ اور پھر اپنی جگہ پر جا بیٹھے۔ چنانچہ اسی طریق سے انعام تقسیم ہوئے۔ آخر میں حضور نے دعا پر ختم فرمایا اس کے بعد تھوڑی دیر مرزا ارشد بیگ صاحب نے نیزہ بازی کے کرتب دکھائے ۔

ٹورنامنٹ کی مفصل رپورٹ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائیگی ۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت سال ۱۹۲۵ء

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز ہفتہ

اجلاس اوّل زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت ونظم	
۹½ ,, ,, ۱۰ ,, ,,	خطبہ مجلس استقبالیہ	
۱۰ ,, ,, ۱۱ ,, ,,	ویدک دھرم اور اسلام	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق
۱۱ ,, ,, ۱۲ ,, ,,	رپورٹ مجلس معتمدین	
۱۲ ,, ,, ۱ ,, ,,	ضرورت تبلیغ اور اسکے متعلق تحریک	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نائب ناظر صیغہ دعوۃ وتبلیغ سابق مبلغ مغربی افریقہ

نماز ظہر وعصر دو سے تین بجے تک

دوسرا اجلاس زیر صدارت خانصاحب منشی فرزند علی خاں صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۳ بجے سے ۴ بجے تک	نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری
۴ ,, ,, ۵ ,, ,,	سکھ ازم	جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز اتوار

اجلاس اوّل زیر صدارت جناب پروفیسر عبدالماجد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت ونظم	
۹½ ,, ,, ۱۰½ ,, ,,	ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ
۱۰½ ,, ,, ۱۱½ ,, ,,	ضرورت وصیت	جناب چوہدری ظفراللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا
۱۱½ ,, ,, ۱۲ ,, ,,	نظام سلسلہ	
۱۲ ,, ,, ۱ ,, ,,	احمدیوں پر سیاسی اعتراضات کے جوابات	چوہدری فتح محمد سیال ایم اے ناظر صیغہ دعوۃ وتبلیغ

نماز ظہر وعصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

اجلاس دوئم :۔ اڑھائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز سوموار

اجلاس اوّل زیر صدارت چوہدری نصراللہ خانصاحب ناظر اعلیٰ

وقت	مضمون	نام مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت ونظم	
۹½ ,, ,, ۱۰½ ,, ,,	تربیت جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری امور	ناظر صاحب تعلیم وتربیت
۱۰½ ,, ,, ۱۱½ ,, ,,	صداقت مسیح موعود علیہ السلام	جناب حافظ روشن علی صاحب
۱۱½ ,, ,, ۱۲ ,, ,,	حضرت مسیح موعود پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات	جناب حکیم خلیل احمد صاحب
۱۲ ,, ,, ۱ ,, ,,	رپورٹ بیت المال	

نماز ظہر وعصر ۱ بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس :۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اڑھائی بجے سے شروع ہوگی،

(فتح محمد سیال ۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت سال ۱۹۲۵ء

زیر نگرانی لجنۃ اماء اللہ

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس زیر صدارت والدہ محترمہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت ونظم	
۱۰½ ,, ,, ۱۱½ ,, ,,	ختم نبوت	جناب حافظ روشن علی صاحب
۱۱½ ,, ,, ۱۲ ,, ,,	رشتہ داروں سے حسن سلوک	اہلیہ صاحبہ قاضی اکمل صاحب

نماز ظہر وعصر بارہ بجے سے دو بجے تک

دوسرا اجلاس زیر صدارت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

وقت	مضمون	نام مقرر
۲ بجے سے ۳ بجے تک	ذکر حبیب	پیر سراج الحق صاحب نعمانی
۳ ,, ,, ۴ ,, ,,	بچوں کی پرورش	ڈاکٹر خلیفہ حافظ رشید الدین صاحب

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز اتوار

پہلا اجلاس زیر صدارت اہلیہ صاحبہ سید محمد اسحاق صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت ونظم	
۱۰½ ,, ,, ۱۱½ ,, ,,	تبلیغ اسلام کا حق عورتوں پر اور احمدی خواتین نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا	چوہدری فتح محمد سیال ناظر دعوت وتبلیغ
۱۱½ ,, ,, ۱۲ ,, ,,	اصلاح رسومات	حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی
۱۲ ,, ,, ۱ ,, ,,	وفات مسیح ناصری علیہ السلام	حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب

دوسرا اجلاس زیر صدارت والدہ محترمہ مرزا مظفر احمد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۲ بجے سے ۳ بجے تک	وعظ	حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی
۳ ,, ,, ۴ ,, ,,	اخلاق فاضلہ	اہلیہ صاحبہ حافظ روشن علی صاحب

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۵ء بروز سوموار

پہلا اجلاس :۔ زیر صدارت والدہ صاحبہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت ونظم	
۱۰ ,, ,, ۱۱ ,, ,,	وعظ (نماز وزکوٰۃ وغیرہ)	قاضی سید امیر حسین صاحب

گیارہ بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی شروع ہوگی،

دوسرا اجلاس :۔ زیر صدارت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

وقت	مضمون	نام مقرر
۲ بجے سے ۳½ بجے تک	رپورٹ لجنۃ اماء اللہ	سیکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ
۳½ ,, ,, ۴½ ,, ,,	تقریر اراکین لجنۃ اماء اللہ اور آئندہ سال کام کرنے کیلئے تحریک وہدایات	زیر نگرانی سیکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ

جلسہ گاہ :۔ مکان شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

(فتح محمد سیال ناظر دعوۃ وتبلیغ)

269

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۵ء

لنڈن کے لاٹ پادری صاحب کو دعوت مقابلہ

منجانب

امام مسجد احمدیہ لنڈن جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے

لنڈن کے مشہور اخبار "ڈیلی ایکسپریس" میں پچھلے دنوں ایک سلسلہ مضامین مذہب کے متعلق نکلا تھا۔ جس میں ولایت کے دس بڑے بڑے مصنفوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور سوائے ایک کے سب نے عیسائیت کے خلاف لکھا تھا۔ جس پر پادریوں نے ان کا جواب دینا شروع کیا۔ ایک صاحب نے لکھا تھا۔ کہ عیسائیت کی بنا صرف بائبل پر ہے۔ اور موجودہ تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بائبل قابل اعتبار نہیں۔ اس کا جواب لنڈن کے لاٹ پادری صاحب نے دیتے ہوئے ایک بات یہ لکھی۔ کہ عیسائیت کی بنا صرف بائبل پر نہیں بلکہ چرچ پر بھی ہے۔ اس پر جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے مبلغ احمدیت نے پادری صاحب موصوف کو ملاقات کے لئے خط لکھا۔ اور ۲۸ اکتوبر کی صبح کو ان سے ملاقات کی۔ چونکہ ولایت کے لوگ اکثر مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے جناب مولوی صاحب موصوف نے جو کچھ انہیں کہنا تھا۔ وہ لکھ لیا۔ تا انہیں دیدیا جائے۔ چنانچہ عند الملاقات سلسلہ کے متعلق حالات بتانے کے بعد وہ خط انہیں دے دیا۔ جسے پڑھکر کہنے لگے۔ میں چونکہ اور کاموں میں مصروف ہوں۔ اس لئے یہ خط اپنے نائب کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ آپ کو جواب دیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ میرا کام آپ تک اسے پہنچانا تھا۔ اور آپ نے پڑھ لیا ہے۔ اب جیسے مرضی ہو۔ کارروائی کریں۔ انہوں نے ایک خط اس کے ساتھ لکھکر اپنے نائب کے پاس بھیجدیا جنکی طرف سے اگر کوئی جواب حاصل ہوا۔ تو پھر شائع

جناب مولوی صاحب موصوف کے مذکورہ بالا خط کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ جسے پڑھکر معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام کا ایک ادنیٰ خادم اور سلسلہ احمدیہ کا ایک مبلغ کس زور کے ساتھ عیسائیت کے بہت بڑے مرکز لنڈن کے لاٹ پادری صاحب کو مذہبی مقابلہ کی دعوت دے رہا ہے۔ اس دعوت کو جناب پادری صاحب موصوف قبول کریں۔ یا نہ کریں۔ اس سے اسلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کی صداقت پر یقین اور وثوق کا ایسا نتیجہ ہے۔ جس کا ثبوت کسی اور مذہب میں نہیں مل سکتا۔ اور ملے بھی کیونکر جبکہ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب زندہ نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

جناب من!

میں آپ کو اس بشارت عظمیٰ کے متعلق اطلاع دیتا ہوں کہ وہ جس کے لئے عیسائی اور مسلمان چشم براہ تھے۔ وہ جس کے امیر و غریب تہ دل سے مشتاق تھے۔ وہ جس کے لئے لکھو کھا نفوس آسمان کی طرف منہ اٹھا کر آہیں بھرتے اور خواہش کرتے تھے۔ کہ وہ پُر نور ہستی ہمارے عین حیات میں جلوہ آرائے جہان ہو۔ تاہم بھی اس کی زیارت سے مشرف ہو کر کامگار ہوں۔ وہ وجود باجود صفحہ عالم پر ظاہر ہو گیا۔ اور اس جہان تیرہ و تار کو اس نے اپنی نورانی شعاعوں سے منور کر دیا اور اپنے جلال سے دنیا کو بھر دیا۔

قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کر رہی ہے۔ جگہ جگہ کال پڑ رہے اور بھونچال آ رہے ہیں۔ لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ مری پڑ رہی ہے۔ ہر جگہ بدی پھیل رہی ہے۔ سورج تاریک ہو گیا۔ چاند روشنی نہیں دیتا۔ اور ستارے آسمان سے گر رہے ہیں۔ آسمانی قوتیں ہلائی گئی ہیں۔ اور ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے رہا ہے۔ جیسے بجلی پورب سے نکل کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوا۔ اور وہ مقدس ابن آدم سرزمین ہند پر ظاہر ہوا۔ جو کہ عین پورب میں واقع ہے۔ اور جو زمانۂ قدیم سے علم و فضیلت کا تخت گاہ رہی ہے۔ اس مقدس ابن آدم کی تعلیم طرفۃ العین میں وسیع دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی۔ اور آج اس کے متبعین خود ہندوستان براعظم ایشیا میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ براعظم ایشیا سے باہر یورپ اور امریکہ میں بھی ان کا وجود موجود ہے۔

مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جو قادیان (ملک ہندوستان) میں ہوئے۔ بعینہٖ اسی طرح جناب مسیح علیہ السلام کی روح اور شان میں تشریف لائے۔ جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والا الیاس (ایلیا) کی روح اور شان میں آیا تھا۔ اور ہر ایک وہ بات جو بائبل میں مندرج تھی۔ حرف بحرف پوری ہو گئی۔ حتےٰ کہ یہودیوں کا علاقہ فلسطین میں مجتمع ہونا بھی پورا ہو گیا۔

اس صداقت پر جو کہ ان دنوں پوری شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ جناب کو مزید یقین دلانے کے لئے میں ایک معیار پیش کرتا ہوں۔ جو انجیل میں ایسے ایسے امور کی پرکھ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ معیار یہ ہے:۔

یسوع مسیح فرماتے ہیں:۔

"اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے"...... "پس ان (درختوں) کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لوگے"

"کیا جھاڑیوں سے انگور اور اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟"

نیز فرماتے ہیں:۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا تو اگر اس پہاڑ سے کہوگے۔ کہ یہاں سے ٹل جا۔ تو ٹل جائیگا اور ایسا کرنا تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو کچھ تم دعائیں ایمان کے ساتھ مانگوگے۔ وہ سب تمہیں ملیگا"

جناب من! ایک زندہ مذہب کی یہ نشانی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی کے نشان دکھلائے۔ اور ہم جو کہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وفاکیش عقیدت مند ہیں۔ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اور ہمیں اس بات پر کامل اعتماد کلی اور یقین واثق حاصل ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس بات کے لئے تیار ہو۔ کہ وہ ہمارے مذہب اسلام اور موجودہ مسیحیت کا مقابلہ کرے۔ کہ کون زندہ اور کون مردہ ہے تو یقیناً خدا اچھے درخت سے اچھا پھل پیدا کرے گا۔ اور وہ ہرگز اپنے پیارے بیٹے کو جو اس سے روٹی مانگے۔ پتھر نہیں دیگا۔ اور نہ ہی اس کے مچھلی مانگنے پر اسے سانپ پکڑائیگا۔ بلکہ اُسے وہی دیگا جو وہ مانگیگا اور اس کے لئے سب کچھ آسان کر دیگا۔ اور اس کی دعائیں سنیگا۔

ہم وقتاً فوقتاً عیسائی سرکردہ لوگوں کو اس مقابلہ کے لئے چیلنج دیتے رہے ہیں۔ مگر آج تک کسی ایک نے بھی سامنے

آسمانی جرأت نہیں کی۔ آپ نے مسٹر آرنلڈ جینٹ کو حال ہی میں جواب دیتے ہوئے "ڈیلی اکسپریس" میں بجا طور پر چرچ کی اہمیت پر یہ کہکر زور دیا ہے۔ کہ عیسویت کی بنیاد صرف بائبل پر ہی نہیں بلکہ چرچ پر بھی ہے۔ پس چرچ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس معیار پر جو کہ جناب یسوع مسیح نے بائبل میں خود تجویز فرمایا ہے پورا اترتا ہوا اس بات کا ثبوت دے کہ اس میں علامات زندگی ہنوز پائی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے میں جناب کی خدمت میں اور جناب کی وساطت سے تمام دیگر عیسائی اصحاب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اپنے مذہب کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے آپ کسی مشکل معاملہ کے لئے دعا کریں۔ ادھر ہم بھی کسی ایسے ہی معاملہ کے متعلق دعا کریں گے۔ مثلاً چند ایسے بیماروں کو لے لیا جائے جن کو اطباء اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو۔ اُن کو ہم دونوں فریق قرعہ اندازی سے نصف نصف تقسیم کر لیں۔ پھر عیسائی چرچ ان بیماروں کی شفاء کے لئے دعا کرے جو اس کے حصہ میں آئیں۔ اور ہم ان مریضوں کی صحت کے لئے دعا کریں گے جو ہمارے حصہ میں آئیں گے۔ پھر دیکھیں گے کہ کن کی دعائیں خدا سنتا ہے۔ اور کن پر آسمانی بادشاہت کے دروازے بند کئے گئے ہیں ؛

بالآخر میں جناب سے یہ بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ از راہ مہربانی اس معاملہ پر خلوص نیت سے غور فرمائیں۔ اور اچھی طرح اس پر تدبر کریں۔ میں نے آسمانی بادشاہت کی یہ خوشخبریاں اس انتہائی محبت سے آپ کو سنائی ہیں۔ جو آپ کے لئے میرے دل میں ہے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے سب برابر ہیں۔ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا۔ راعی ہو یا رعایا۔ پھر آپ بھی اسی طرح ابدی زندگی پانے کے محتاج ہیں جس طرح کہ ہم۔ اور خدا کی رضا حاصل کرنا آپ کے لئے بھی اتنا ہی ضروری ہے جس طرح ہمارے لئے۔ پس آپ میری اس عرضداشت پر ضرور غور کریں۔ کہ یہ آسمانی بادشاہت کی خوشخبری ہے جو میں آپ کو سناتا ہوں ؛

آریہ کیوں ویدک دھرمی کہلاتے ہیں

آریہ اخبار "تیج" (۲۲ر نومبر) "زمیندار" سے یہ خبر نقل کرنے کے بعد کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے وعظ سے متاثر ہو کر پشاور کے ایک بزاز اور ایک حلوائی نے احمدیت سے ارتداد اختیار کر لیا۔ لکھتا ہے۔

"ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ پھر قادیانی اپنے آپ کو کیوں مسلمان سمجھتے ہیں"

اگر یہ بات معاصر موصوف کی سمجھ میں اس لئے نہیں آتی کہ چونکہ عام مسلمان احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو کیا وہ بتا سکتا ہے کہ سناتنی ہندو جب آریوں کو ویدک دھرمی نہیں سمجھتے۔ تو وہ کیوں اپنے آپ کو ویدک دھرمی کہتے ہیں۔ کیا معاصر موصوف کو معلوم نہیں۔ آج کل آریوں میں شور مچا ہوا ہے۔ کہ ہر جگہ سناتن دھرمی انہیں ہر طرح تنگ کر رہے ہیں۔ اور بڑی سرگرمی کے ساتھ ان کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر نہیں معلوم یا دیدہ دانستہ اس سے اغماض کیا جا رہا ہے۔ تو اخبار "آریہ گزٹ" (۱۹ر نومبر) میں یہ تازہ خبر پڑھ لی جائے۔ جو فتح جنگ ضلع اٹک کے متعلق شائع ہوئی ہے۔

"منڈی میں پرچار شروع کیا گیا۔ تو وہاں نہ صرف شور وغل و دیگر اقسام کی مخالفت کی گئی۔ بلکہ فی الحقیقت لوگوں کو اٹھا اٹھا کر جلسہ سے باہر بھیج دیا گیا۔ فحش کلامی اور بدزبانی کی حد ہو گئی۔ ایک دیا کھمبا داتا کی میز کو الٹ دیا گیا۔ دھکم دھکا شروع ہو گیا۔ کرسیاں توڑ دی گئیں۔ پنڈت برج لال کی سپتری نے کنیاؤں کے پڑھانے کا پربندھ کیا ہوا تھا۔ اس میں بھی دخل ڈالا گیا۔ اور لڑکیوں پر تشدد کر کے انہیں روک گیا۔ پنڈت جی کا مکمل طور پر بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ انہیں کنوؤں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا۔ غرضکہ کس کس مصیبت کا حال بیان کیا جائے۔ اگر آریہ سماج کے ارکان نے سناتن دھرمیوں کی چیرہ دستیوں پر کوئی دھیان نہ دیا۔ اور یہی حالت بدستور جاری رہی۔ تو اس علاقہ میں آریہ سماج کا پرچار بند ہو جائیگا"

یہ حالات صحیح ہیں۔ یا غلط۔ مگر خود آریوں کے بیان کردہ ہیں۔ ایسی حالت میں کیا "تیج" کے نزدیک آریوں کو ویدک دھرمی کہلانے کا حق ہے۔ اگر ہے تو پھر اسے احمدیوں کے مسلمان کہلانے پر کیوں اس لئے حیرت ہے۔ کہ انہیں غیر احمدی مسلمان نہیں سمجھتے ؛

اسلام کے خلاف ترکوں کی کوششیں

ترکان احرار اپنی نادانی اور جہالت سے اسلامی مسائل کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں۔ اسے تعصب بری زبان میں اخبار ملاپ نے (۲۲ر نومبر) اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ "غازی" کمال کلہاڑا لئے کھڑے ہیں۔ اور شجر اسلام کے بڑے بڑے تنے کاٹ کر گرا رہے ہیں۔

یہ کوئی فرضی اور سناؤنی کا رٹون نہیں۔ بلکہ حقیقت حال ہے۔ اور مسلمانان ہند جو اپنے آپ کو اسلام کے سب سے بڑے خیر خواہ سمجھتے ہیں۔ اس سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ لیکن تعجب ہے۔ ترکوں سے اتنا بھی کہنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ کہ وہ اس لامذہبی اور بے دینی کی رو میں کیوں بہے چلے جا رہے ہیں۔ کہاں ہیں ہندوستان کی خلافت کمیٹیاں جو خلافت کے استحکام اور حفاظت کے لئے وجود میں آئی تھیں۔ اور جو خلافت پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا دعویٰ کرتی تھیں۔ وہ دیکھیں کہ حاملان خلافت ترکوں نے نہ صرف خلافت کو مٹا دیا۔ بلکہ اسلام کے دیگر مسائل پر بھی ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ کیا خلافت کمیٹیوں کا یہی کام تھا۔ کہ خلافت کے نام سے غریب مسلمانوں کی جیبیں خالی کرا کر کچھ اپنے مصرف میں لائیں۔ اور کچھ ترکوں کو پہنچا دیں اگر نہیں تو انہیں چاہئیے کہ اب ترکوں کی طرف اپنی توپوں کے دہانے پھیر دیں۔ جو عیسائی حکومتوں سے بھی بہت زیادہ نہ صرف خلافت کو بلکہ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں ؛

خواجہ حسن نظامی صاحب "زمیندار" کے خلاف

پچھلے دنوں جب مولوی ظفر علی صاحب نے ہمارے خلاف "زمیندار" میں پے در پے مضامین لکھے۔ تو خواجہ حسن نظامی صاحب نے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور ان کی علمیت اور قابلیت کی بڑی تعریف و توصیف کی۔ خواجہ صاحب اپنی اس داد و دہش پر نہ معلوم کب تک قائم رہتے کہ حضور نظام دکن نے اپنی مملکت میں "زمیندار" کا داخلہ بند کر دیا۔ اور اسی سلسلہ میں خواجہ صاحب کو جو وظیفہ ملتا تھا۔ اسے بھی روک دیا۔ اس پر خواجہ صاحب کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اور انہوں نے نہ صرف یکلخت اپنی اس روش کو بدل لیا ہے۔ جو نجدیوں کی حمایت میں انہوں نے اختیار کر رکھی تھی۔ اور اب سلطان ابن سعود کے خلاف لب کشائی فرما رہے ہیں۔ بلکہ مولوی ظفر علی صاحب اور "زمیندار" کی مخالفت پر بھی آمادہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ رسالہ "درویش" یکم نومبر میں لکھتے ہیں۔

"ظفر علی خاں صاحب اور ان کے حواری اپنا فروغ اور اپنا چرچا اسی پر منحصر سمجھتے ہیں۔ کہ بزرگوں کی شان میں گستاخیاں کی جائیں جن کو لکھنا آتا ہے وہ ہر پیرایہ میں اپنا مقصد پورا کر سکتے ہیں مقدس اشخاص کی نسبت ایسے دلآزار مضامین لکھنے نہایت نامناسب ہیں حضرت شاہ سلیمان صاحب اور ان کے رفیق ابن سعود کے معاملہ میں جو کچھ کام کر رہے ہیں۔ وہ اپنی دانست میں ٹھیک کر رہے ہیں۔ رائے کے اختلاف سے آگے بڑھنا خود پرستوں کا کام ہے۔ اور ذاتیات پر حملہ کرنا بازاری لوگوں کا شیوہ ہے۔ ظفر علی خاں جیسے بیسیوں چھوکرے حضرت شاہ صاحب کے حلقہ بگوش ہیں"۔

ان الفاظ کو پڑھکر اگر مدیر "زمیندار" کے منہ سے یہ نکل جائے۔ کہ "سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے۔" تو غیر موزوں نہ ہوگا۔ کابل کی حمایت میں جو مضامین مولوی ظفر علی صاحب نے لکھے۔ ان کی تائید اور حمایت کرتے ہوئے "مولانا" کا لقب دینے سے تو خواجہ صاحب کو کابل کے ابر کرم کے چھینٹوں کی توقع تھی...... اسی لئے رسالہ درویش میں فارسی نامہ و پیام شروع بھی کر دیا گیا تھا۔ اور کابل جانے کی تیاری بھی شروع ہو گئی تھی۔ لیکن اب حضور نظام کی زمیندار کی طرف سے نگاہ بدلی ہوئی دیکھکر مولوی ظفر علی صاحب کو چھوکرا بنا دیا ؛

نبوت مسیح موعود (ع) اور غیر مبایعین

نمبر (۳)

میں نے ایک مطالبہ کیا تھا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول سے کہ آپ پہلے مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ نبی ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب غیر نبیؔ چونکہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے کچھ سمجھتے ہیں۔ اور وہ کچھ۔ اس لئے بموجب مولوی صاحب کے پیش کردہ اصول کے جب تک وہ اس بات کے لئے کوئی حدیث پیش نہ کریں کہ امت محمدیہ میں کسی شخص کے کسی پہلے نبی سے تمام شان میں بڑھکر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ وہ نبی ہے۔ ان کا خیال عند اللہ و عند الناس مردود قرار دینا پڑے گا۔ جسے کوئی قرآن و حدیث کے ماننے والا مسلمان قبول نہیں کر سکتا۔

اس کے جواب میں بھی پیغام نے حدیث پیش کرنے کی بجائے مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے سہارا ڈھونڈا ہے۔ اور خواہ مخواہ کلی جزئی فضیلت کی بحث شروع کر کے کالم سیاہ کیا ہے۔ تمام شان میں بڑھ کر ہونے کو کلی فضیلت کہو یا جزئی۔ مجھے اس سے سروکار نہ تھا۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ تمام شان میں بڑھ کر ہونا مسیح موعودؑ علیہ السلام کی اپنی تحریرات سے ثابت کرتا ہے کہ آپ نبی ہیں نہ کہ غیر نبی۔ کیونکہ آپ نے تمام شان میں بڑھ کر ہونے کو صراحۃً نبی ہونے کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ پس اگر اس فضیلت کو جزئی فضیلت بھی کہو تاہم یہ ایسی جزئی فضیلت نہیں ہو سکتی جو غیر نبی کو بھی نبی پر پائی جا سکتی ہے۔

پیغام بتاتا ہے۔ کہ اس عقیدہ کی بنا یہ ہے :-

"کہ ایک شخص ۱۹۰۱ء میں حضرت صاحب سے سوال کرتا ہے۔ کہ تریاق القلوب میں آپ نے اپنے آپ کو مسیح پر جزئی فضیلت دی ہے۔ مگر بعد میں دافع البلاء میں (کیونکہ ریویو آف ریلیجنز کا مضمون دافع البلاء سے ہی نقل کیا ہے) آپ نے لکھا ہے۔ کہ میں اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہوں۔ ان دونو باتوں میں تناقض ہے۔"

سائل کا ناتمام سوال پیش کرنے کے بعد لکھا ہے :-

"سوال کو پڑھنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ فضیلت کے متعلق ہے نہ دعوئے نبوت کے متعلق"

پیغام کی تحریف

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ اس ناتمام سوال کے پڑھنے سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دراصل سوال فضیلت کے متعلق ہی ہے۔ لیکن اگر پیغام دیانتداری سے کام لیتا اور سائل کی عبارت میں تحریف نہ کرتا۔ تو اصل حقیقت اور ہی ثابت ہوتی۔ تریاق القلوب کی جزئی فضیلت کا ذکر کرنے کے بعد سائل ساتھ ہی بتاتا ہے۔ کہ آپ نے اسے جزوی فضیلت قرار دیا ہے۔ جو غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور پھر تمام شان میں بڑھ کر ہونے کے الفاظ نقل کرنے کے بعد وہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض قرار دیتا ہے۔ جس کا صاف یہ مطلب ہے۔ کہ دوسری فضیلت سے مراد وہ ایسی فضیلت لیتا ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر نہیں ہو سکتی بلکہ صرف نبی کو حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر سائل دوسری فضیلت سے ایسی فضیلت مراد نہ لیتا۔ تو وہ دونو تحریروں میں کبھی تناقض خیال نہ کرتا۔ چونکہ اس کا ان دونو تحریروں میں تناقض تسلیم کرنا صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ دوسری تحریر سے وہ دعوئے نبوت سمجھ رہا ہے۔ اس لئے اصل سوال کے پڑھنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اصل امر جو اس کے ذہن میں تھا۔ وہ نبوت کے متعلق تھا۔ اور تمام شان میں بڑھ کر ہونے کے لئے نبوت کا ہونا لازمی سمجھتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تناقض کو تسلیم کرنے کے بعد اس سوال کا جو جواب دیا ہے۔ اس سے بھی یہ امر وضاحت سے پایا جاتا ہے۔ کہ حضور نے سائل کا اصل سوال دعوئی نبوت کے متعلق ہی سمجھا ہے۔

پیغام کا اخفائے حق

اگر پیغام کی غرض اخفائے حق نہ ہوتی۔ تو وہ اوّل تو سائل کے سوال میں تحریف نہ کرتا۔ اور بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب بھی پیش کر دیتا۔ مگر چونکہ وہ جانتا تھا اگر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب نقل کر دیا۔ تو میرا ابنا بنایا کام بگڑ جائے گا۔ اس لئے وہ عمداً اخفائے حق جیسے قبیح جرم کا مرتکب ہوا۔ چونکہ میرا مقصد بفضل اللہ اخفائے حق نہیں۔ بلکہ اعلان کلمۃ الحق ہے۔ اس لئے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب درج کر کے منصف ناظرین پر ہی اس کا فیصلہ چھوڑتا ہوں۔ کہ وہ غور کر کے بتلائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سائل کا سوال دعوئی نبوت کے متعلق سمجھا ہے یا مطلق دعوئی فضیلت کے متعلق۔

حضرت مسیح موعود (ع) کا جواب

حضور پرنور علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام دونو تحریروں میں تناقض تسلیم کرنے کے بعد فرماتے ہیں :-

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد ازاں خدا کی بارش کی طرح وحی الٰہی مجھ پر نازل ہوئی۔ اور اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰)

کیا اس تحریر سے اظہر من الشمس نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی جزئی فضیلت والا عقیدہ بدل لیا ہے۔ جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ اور تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا اظہار اس وقت کیا ہے۔ جب آپ کو صریح طور پر یہ معلوم ہو گیا۔ کہ آپ نبی ہیں۔ اگر حضور سائل کا اصل سوال محض دعوئے فضیلت کے متعلق ہی سمجھتے۔ تو جواب یوں دیتے۔ کہ بعد ازاں خدا کی بارش کی طرح وحی الٰہی مجھ پر نازل ہوئی۔ جس میں مجھے بتایا گیا۔ کہ تم تمام شان میں پہلے مسیح سے بہت بڑھ کر ہو۔ مگر بجائے اس کے کہ آپ ان الفاظ میں جواب دیتے۔ آپ تبدیلی عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے صریح طور پر نبی ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس نبوت کو تمام شان میں بہت بڑھ کر ہونے کا قائم مقام قرار دے رہے ہیں۔ جس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ تمام شان میں بڑھکر ہونے کا عقیدہ اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ صریح طور پر اپنے تئیں نبی سمجھنے لگے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے سائل کے سوال کو نبوت کے متعلق سمجھا ہے۔ اسی واسطے جواب میں صریح طور پر نبی بننے کا ذکر کیا ہے۔

لیکن اگر اس سوال کو مطلق فضیلت کے متعلق ہی سمجھ لیا جائے۔ تب بھی یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ فضیلت کی تبدیلی اس وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ پہلے اپنے تئیں غیر نبی سمجھتے تھے۔ مگر بعد ازاں خدا کی بارش کی طرح وحی نے جب در حقیقت نبی ہونے کی تصریح کر دی۔ تو آپ نے اپنے تئیں تمام شان میں بڑھ کر قرار دیا۔ پس تمام شان میں بڑھ کر ہونے کا اظہار اپنے تئیں نبی سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اور ایسی جزئی فضیلت کا اظہار جو اس فضیلت کے متناقض ہے غیر نبی سمجھنے کی وجہ تھا؟

اب ایسی صراحت کے ہوتے ہوئے یہ کہنا۔ کہ عقیدہ نبوت میں تبدیلی نہیں ہوئی صرف عقیدہ فضیلت میں ہی تبدیلی ہوئی ہے۔ صرف انہی لوگوں کا کام ہے۔ جنہیں حق طلبی کا کوئی خیال نہ ہو۔ اور خدا کا خوف دل سے نکل چکا ہو۔

پیغام کے استدلال کی تردید

اس سے آگے پیغام لکھتا ہے سائل کا سوال ہی واقعات کی رو سے غلط ہے۔ میں کہتا ہوں۔ آپ کون ہیں۔ سائل کے

سوال کو غلط قرار دینے والے۔ جب کہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے اسے غلط قرار نہیں دیا بلکہ اسے قابل جواب سمجھتے ہوئے اس کا جواب تحریر فرمایا ہے۔

وہ واقعات جو پیغام نے پیش کئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ تریاق القلوب اکتوبر ۱۹۰۲ء میں چھپی ہے۔ ریویو جون ۱۹۰۲ء میں۔ تریاق القلوب کے اوپر شائع ہونے کی تاریخ ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء لکھی ہے۔ پس اس کا یہ کہنا کہ پہلے تریاق القلوب میں یہ لکھا اور پھر ریویو میں یوں۔ واقعات سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ لیکن حضرت صاحبؓ نے اسے چنداں وقعت نہیں دی۔

یہ واقعات پیش کرنے کے بعد پیغام نے ہمارے جواب سے پہلے ہی خائف و ہراساں ہو کر بطور پیشبندی لکھا ہے:۔

"اس پر یہ کہنا کہ سائل کو علم ہو گا۔ کہ تریاق القلوب پہلے لکھ کر رکھی ہوئی تھی محض جہالت ہے"

پھر اس کی دلیل کیا خوب دی ہے۔ کہ:۔

"خود میاں صاحب کو جو اس مسئلہ کے بانی ہیں علم نہ ہوا اور لکھدیا کہ تریاق القلوب ۱۹۰۲ء کی کتاب ہے۔ اسلئے تبدیلی عقیدہ کی بنیاد بھی آپ نے پہلے ۱۹۰۲ء پر ہی رکھی تھی اور اسی پر منسوخی عقیدہ کا حکم صادر کیا تھا"

اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ اوّل تو یہ بات ہی غلط ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو القول الفصل کے وقت یہ علم نہ تھا۔ کہ تریاق القلوب پہلے کی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن اگر یہی بات درست فرض کر لی جائے۔ تو پیغام کی عجیب منطق ملاحظہ ہو۔ کہ جس بات کا علم حضرت میاں صاحب کو نہ تھا۔ سائل کو کس طرح اس کا علم ہو گیا۔ گویا جس بات کی واقفیت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو نہ ہو۔ اس کی کسی کو بھی واقفیت نہیں ہو سکتی۔ پیغام کی یہ منطق صرف پیغام بلڈنگس کی چار دیواری میں ہی کام دے سکتی ہے۔ باہر ان لایعنی باتوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں بھلا اگر پیغام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے وجود باجود کو ایسا ہی اعلم سمجھتا ہے۔ کہ دوسروں کو کسی بات کا علم ہی تب ہو سکتا ہے۔ جب آپ کو ہوئے۔ تو کیا یہ اس کی کمبختی اور شومئی قسمت نہیں کہ ایسا خیال کرنے کے باوجود وہ ایسے مبارک وجود سے قطع تعلق کر رہا ہے۔

غرضیکہ پیغام کی یہ دلیل نہایت ہی بودی اور ناکارہ ہے کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ تریاق القلوب ۱۹۰۲ء سے بہت پہلے کی طیار شدہ تھی۔ اسلئے سائل کو بھی اس بات کا علم نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ازیں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سائل کے جواب میں خود اقرار فرما رہے ہیں۔ کہ تریاق القلوب جس میں ایسی جزئی فضیلت کا ذکر ہے۔ جو غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے۔ وہ پہلے کی ہے۔ اور ریویو آف ریلیجنز جس میں تمام شان میں بڑھکر ہونے کا ذکر ہے۔ بعد کا ہے تو پیغام بتائے۔ واقعات سائل کے سوال کو درست ثابت کر رہے ہیں یا غلط۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب میں دو زمانوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک وہ جو ایسی جزئی فضیلت والے عقیدہ کا مظہر ہے۔ جو غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ کو آپ نے اوائل کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور اسے تریاق القلوب تک ممتد مانا ہے۔ اور تبدیلی عقیدہ والے حوالہ کو جو ریویو اور دافع البلاء میں ہے۔ "بعد ازاں" کے الفاظ سے تعبیر کر کے بتا دیا ہے کہ تریاق القلوب کی تحریر پہلے کی ہے۔ اور ریویو اور دافع البلاء کی تحریریں بعد کی ہیں۔ اب واقعات کے رو سے سائل کے سوال کو غلط قرار دینے کے یہ معنی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا ہے۔ اور سائل کو غلط جواب دے کر ساکت کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ پیغام کا اصل خیال یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"واقعات تو سائل کے سوال کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ لیکن حضرت صاحب نے اسے چنداں وقعت نہیں دی"

اگرچہ مدیر پیغام کے الفاظ نرم ہیں۔ لیکن نتیجہ ان کا وہی ہے۔ جو میں نے اوپر تحریر کر دیا ہے۔ ایسا لغو اور بیہودہ خیال مدیر پیغام کو مبارک ہو۔ ہم تو ایسے خیال کو سخت حقارت اور نفرت سے دیکھتے ہوئے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہم خدا کے دست قدرت سے پاک شدہ مسیح موعود علیہ السلام جیسے سلطان القلم انسان کی تحریر کی نسبت ہرگز ایسا خیال نہیں کر سکتے۔ کہ آپ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ تریاق القلوب بعد کی تحریر ہے۔ اور ریویو پہلے کی جھوٹ موٹ ریویو کو بعد کی اور تریاق القلوب کو پہلے کی قرار دے کر سائل کو ساکت کرنا چاہا ہو۔

پھر جب کہ واقعات نے اسبات کی وضاحت سے تصدیق کر دی ہے۔ کہ تریاق القلوب کی تحریر ۱۹۰۱ء سے بہت پہلے کی ہے۔ اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں اس کی صرف اشاعت ہوئی ہے۔ تو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جواب کی اس طرح تضحیک کرانے کا سامان پیدا کرنا انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ جو فی قلوبھم مرض کے کامل مصداق ہو چکے ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی آڑ میں وہ مسیح موعودؑ علیہ السلام پر مخالفین کی زبان طعن دراز کرانے کے سامان بہم پہنچانے سے بھی شرم محسوس نہ کریں۔ غیر مبائعین کے متعلق ہماری یہی دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی آنکھیں کھولے۔ تا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو بگاڑ کر اپنی آخرت خراب نہ کریں۔

ویدک دھرم میں ایک عورت کے کئی شوہر

پنڈت دھرم بھکشو جی نے آریہ مسافر میں ایک مضمون نیوگ کی حمایت میں لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے تعدد ازدواج کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ یہ از حد بے انصافی اسلام میں پائی جاتی ہے۔ کہ پرش تو کئی استریاں کرے۔ مگر استری کو آگیا نہیں کہ وہ کئی پتی کر سکے۔

معلوم ہوتا ہے۔ پنڈت جی اسے بے انصافی اس لئے قرار دے رہے ہیں۔ کہ ویدک دھرم نے جو حقوق عورتوں کو دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ جس طرح مرد کئی استریاں کر سکتا ہے۔ اسی طرح استری کو بھی ادھیکار ہے۔ کہ وہ ایک وقت میں کئی پتی بنائے۔ جیسا کہ پراچین سمے میں اس کی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً مہارانی دروپدی کے پانچ خاوند تھے۔ اور وید بھگوان بھی اس پوتر مسئلہ سے خالی نہیں۔ بلکہ بہت سے منتر ایسے ملتے ہیں۔ جن سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ کہ ایک استری کے کئی پتی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً آتا ہے۔

"جو استری اوناش سکھ دینے ہاری سب وشاؤں میں پرسدھ گیرتی والی ودوان پتیوں سے یکت انندت ہے"

(یجر وید ادھیائے ۱۴ منتر ۵ بھاودارتھ)

ناظرین دیکھیں۔ اس منتر میں وید بھگوان نے اجازت دی ہے۔ کہ ایک استری انیک ودوان پتیوں سے انند کرے اگر یہ ویدک دھرم کے اندر برا مانا جاتا تو وید بھگوان ایک استری کو اس طرح آگیا نہ دیتا۔

پھر لکھا ہے:۔

"ہے ودوان منشو جو پوتر جلوں کے برابر سمپورن شبھ گن اور ودیاؤں میں دیا پت بدھی سندر روپ والی کنیا ایشوریہ کے پرکاش سے یکت دیکھنے یوگیہ لوگوں میں اپنے پتیوں کو پرسن کرے" یجر وید ۱۷/۱۵

اس منتر سے بھی یہ بات اچھی طرح واضح ہے۔ کہ پراچین سمے میں ایک استری کے کئی پتی ہوا کرتے تھے۔ اگر یہ ناجائز ہوتا۔ تو وید بھگوان اس بات کی کدا پی آگیا نہ دیتا۔

پھر دھرم شاستر بھی ہماری تائید میں کئی حوالے موجود ہیں۔ جیسا منو بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"دو پتاؤں سے ایک ماتا میں اتپن ہوئے دو پتر بدی استری دھن کے لئے لڑیں۔ تو ان میں جو جس کے پتا کا دھن ہو وہ اس کو گرہن کرے انیہ نہ ہوئے"

(منو ادھیائے ۹/۱۹۱)

منوجی کے اس شلوک سے بھی یہ بات اچھی طرح معلوم

دمشق میں تبلیغ احمدیت

ٹریکٹ حقائق عن الاحمدیہ شہر دمشق کے علاوہ۔ حلب۔ صفد۔ بیروت۔ بیت المقدس۔ نابلس۔ مدینہ منورہ۔ اور دیگر بلاد عربیہ میں بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے عیسائیوں کے خلاف اخبار "العالم" میں جسکا مالک واڈیٹر ایک عیسائی ہے۔ سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ اور ایک پادری نے جواب بھی دینا شروع کیا ہے مگر اس کے جوابات کو پڑھنے والا یہی سمجھتا ہے۔ کہ یہ محض اس لئے دیا جا رہا ہے۔ تا لوگ یہ سمجھیں کہ جواب دیا گیا ہے۔ ورنہ مجیب خود بھی اپنی کمزوری محسوس کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں غیر احمدیوں کے خلاف بھی مسئلہ نبوت وغیرہ کے متعلق اخبارات میں مضامین شائع کئے گئے ہیں ؛

اب مشائخ نے بھی مخالفت شروع کر دی ہے ایک مدعی شیخیت نے حقائق عن الاحمدیہ کے جواب میں دو ورقہ اشتہار شائع کر کے عام لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکانا چاہا۔ اور لکھا کہ یہ لوگ نیا دین پھیلاتے ہیں۔ اس لئے جس طرح تم سے ہو سکتا ہے ان کا مقابلہ کرو۔ ہاتھ سے ہو سکے ہاتھ سے ورنہ زبان سے اس پر اخبار "الزمان" اور "ابابیل" نے لکھا۔ کہ یہ شخص جاہل ہے اور اس کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ لہذا اس کی طرف شاہ صاحب کو توجہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس اشتہار کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جنکو ہماری آمد کی خبر بھی نہیں تھی۔ ان کو بھی خبر لگ گئی۔ اور ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا۔ بہت سے لوگ آکر ملے۔ اور سلسلہ کے متعلق ان سے گفتگو ہوتی رہی اس پر مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو شعر یاد آئے ؛

ولولا ثناء اللہ ما زال جاہل
یشک ولا یدری مقامی ویحصر
فھذا علینا منۃ من الٰی الوفاء
اری کل محجوب ضیائی فتشکر

کہ اگر ثناء اللہ نہ ہوتا۔ تو ہمیشہ جاہل شک میں رہتا۔ اور میرے مقام کو نہ جان سکتا۔ اور مجھ سے رکا رہتا۔ پس ثناء اللہ کی یہ ہم پر منت ہے۔ کہ اس نے ہر محجوب کو میری روشنی دکھادی۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ بار کے علاقہ میں ایک گاؤں میں مباحثہ قرار پایا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب غیر احمدیوں کی طرف سے پیش ہوئے۔ ہزارہا آدمی اردگرد سے آئے۔ قریباً چھ گھنٹہ مباحثہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام بخوبی سنایا گیا۔ اگر ہم خود کوشش کرتے تو کبھی اتنے لوگوں کو جمع کر کے نہ سُنا سکتے ؛

جب "زمان" اور "ابابیل" نے اس کے خلاف لکھا۔ تو اخبار "العمران" میں اس نے ایک مضمون شائع کرایا۔ جسمیں ہماری طرف غلط عقائد منسوب کر کے لوگوں کو ہمارے خلاف پھر بھڑکانا چاہا اس میں لکھا۔ کہ احمدی کلمہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پڑھاتے ہیں۔ حوالہ حقیقۃ الوحی کا معہ صفحہ لکھا۔ اور قادیان کو عرش اللہ یقین کرتے ہیں۔ (دافع البلاء) ان مفتریات کا جواب اخبار "الی ام" کے ذریعہ دیا گیا ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ اس کے لئے انعام مقرر کیا ہے۔ کہ اگر وہ ان امور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے ثابت کر دے ؛

ایک دن رات کے وقت ایک دوست نے اپنے مکان پر ہمیں بلایا۔ اور لوگوں کو بھی دعوت دی۔ دو تین مشائخ بھی بلائے۔ رات کے بارہ بجے تک سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ایک ان میں سے کہنے لگے۔ "وحی سوائے انبیاء کے نہیں ہو سکتی"۔ جواب میں قرآن مجید کی آیات اذ اوحیت الی الحواریین اور واوحینا الی ام موسٰے سنائی گئیں۔ تو کہنے لگے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول ایسی وحی جس میں غیب کی بات بتائی جائے۔ وہ سوائے انبیاء کے کسی کو نہیں ہوتی۔ ہم نے کہا یہ بھی غلط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر جو وحی نازل ہوئی وہ غیب پر مشتمل تھی۔ اس میں یہ صاف الفاظ ہیں۔ انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔ کہ تو اس کو سمندر میں ڈالدے ہم اس کو تیرے پاس پھر لائینگے۔ اور اس کو رسول بنائینگے۔ کہنے لگے۔ تب وہ بھی نبیہ تھیں۔ ہم نے کہا۔ اگر آپ بنی اسرائیل کی عورتوں کو بھی نبی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ باوجود یکہ وہ نبی نہیں۔ تو کیا امت محمدیہ ہی ایسی ناقص ہے۔ کہ اس کے مرد بھی بنی اسرائیل کی عورتوں کا درجہ نہیں پا سکتے۔ پھر تو اچھی خیر امت ہوئی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزارہا غیب کی باتوں پر خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر خبر دی۔ اور ہم نے بچشم خود پوری ہوتے دیکھیں۔ تو ان کی نبوت میں کیا شک ہو سکتا ہے ؛

لنڈن سے مولوی درد صاحب کا بنائے مسجد کے متعلق دعا کرنے کے لئے تار آیا تھا۔ دعا کی گئی۔ اور بعض غیر احمدی احباب بھی دعا میں شامل ہوئے۔ اور تین اخباروں میں بھی تار شائع کرایا گیا ہے۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا ؛

جماعت کو منتظم صورت میں لانے اور احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ وقتاً فوقتاً قرآن مجید کا درس دیا جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھی سنائی جاتی ہیں ؛

ایک دو ہفتہ سے لوگوں کی آمد و رفت کم ہے۔ اس کی وجہ جنگ ہے۔ جو فرانسیسیوں اور دروز کے مابین ہو رہی ہے یہاں ڈاکے کثرت سے پڑ رہے ہیں۔ قتل کی وارداتیں بکثرت سُنی جا رہی ہیں۔ لوگوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ سب پر خوف طاری ہے۔

شیخ دلامی نے "العمران" میں شاہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے دجال لکھا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہر بات کے ثبوت کے لئے آیات اور احادیث سے استدلال کرتے ہیں جس سے سُننے والے کو شک پڑ جاتا ہے۔ کہ شاید یہ حق ہی ہو۔ اسی طرح ایک روز ہمارے مکان پر ایھا الدجالون الضالون المضلون اخرجوا من ھذہ البلاد کاغذ پر لکھ کر لٹکا گئے۔ وہ ان گالیوں سے سمجھتے ہیں۔ کہ بس ہم نے قلعہ فتح کر لیا۔ مگر ہمارے لئے اس سے بڑھکر اور کیا فخر ہو سکتا ہے کہ اپنے پیارے آقا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں کی دی ہوئی گالیوں میں سے ایک حصہ ہم نے بھی لیا۔ آپ فرماتے ہیں:

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

پھر بعض لوگ ناصحانہ صورت میں بھی آتے ہیں۔ اور رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا لوگ آپ کے خلاف مشورے کر رہے ہیں۔ اور آپ کو تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ مسیح موعودؑ اور دعوےٰ نبوت کو نہ پیش کیا کریں۔ تو اچھا ہے۔ میں نے کہا۔ تکلیفوں اور مصائب سے ہم ڈر کر حق کو چھپا نہیں سکتے۔ ہم نے جو اس کام کو اختیار کیا ہے۔ اور وطن چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ ہم ان مصائب سے غافل نہیں تھے۔ ہمیں وہاں ہی معلوم تھا۔ کہ ہمیں تکلیفیں دی جائینگی۔ ہماری مخالفت کی جائیگی۔ کہنے لگا میری یہ مراد نہیں۔ کہ کوئی جسمانی تکلیف دیگا۔ میں نے کہا۔ ہم جسمانی تکلیفوں سے بھی گھبراتے نہیں۔ حق کے لئے ہم جان تک دینے کے لئے بھی تیار ہیں ؛

لا تتقی قوس الخطوب ولا نبالی مرجہا
لا نتقی نوب الزمان ولا نخاف تھددا

وہمد فی اوقات آفات الی المولیٰ ید!

حوادثات زمانہ اور اس کے مصائب سے ہم نہیں ڈرتے۔ اور نہ ہی کسی دھمکی دینے والے کی دھمکی کی پرواہ کرتے ہیں۔ اور مصائب و آفات کے وقت ہم اپنے مولا کے آگے ہاتھ لمبے کرتے ہیں۔

یہ سُن کر چپ ہو کر چلا گیا۔

یہاں جماعت اس وقت تک وسیع طور پر پیدا نہیں ہوسکیگی جب تک کہ حضرت مسیح موعودؑ کے لٹریچر کو ان کے سامنے نہیں لایا جائیگا۔ وہ ہم سے بھوکوں کی طرح لٹریچر مانگ رہے ہیں۔ مگر ہمارے پاس سوائے چند کتابوں کے ایسی کتابیں نہیں۔ جو مفت تقسیم کی جائیں۔ یہ ملک اس لحاظ سے کہ عربی ملک ہے۔ ہندوستان سے زیادہ اشاعت چاہتا ہے۔ ہندوستان میں جو احمدیت پھیل گئی اس کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ قدسیہ اور آپ کی کتب تھیں۔ اس لئے اگر احباب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لٹریچر کو پھیلانے کے لئے کتب عربی یا مالی مدد دے سکیں۔ تو بذریعہ دفتر دعوت والتبلیغ قادیان مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ اور زیادہ تر زور دعاؤں پر دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہاں جلد تر ایک مخلص جماعت کثیر تعداد میں پیدا کردے۔ باقی تمام مبلغین کی کامیابی کے لئے بھی جو بیرون ہند اور اندرون ہند تبلیغ کر رہے ہیں۔ دُعا فرمادیں۔ والسلام خادم جلال الدین از دمشق

حدیث لانبی بعدی اور ان کا معنیٰ

بھائی لانبی بعدی کی حدیث سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ حضرت ہارون جیسی غیر تشریعی نبوت بند رہیگی۔ یعنی آنحضرت صلعم کے بعد نبی مرّوج نہیں آئینگے۔ مگر نبی مُرسل (صاحب شریعت) یا بنی آدم اِمّا یاتینکم کے ارشاد کے ماتحت آسکتے ہیں۔ بلکہ آچکے ہیں۔ حضرت عیسیٰ جو پہلی بعثت میں صاحب کتاب و شریعت تھے۔ دوسری بعثت میں بھی ضرور صاحب اختیار و صاحب حکم ہوں گے۔ تاکہ زمانہ کے حالات کے ماتحت نئے حکم جاری کرسکیں۔" (دیکھو بھائیوں کا ٹریکٹ امر بھائی اور قرآن حکیم صفحہ)

اس کے برخلاف ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تشریعی نبوت بند ہے۔ اور غیر تشریعی نبوۃ کا دروازہ کھلا ہے۔ اب دونوں باتوں میں سے (کہ تشریعی نبوت بند ہے۔ یا غیر تشریعی) کونسی صحیح ہے۔ اس کے لئے ہم دوسری احادیث و روایات (جن میں لا اور بعدی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔) کو دیکھتے ہیں۔ کہ اُن میں لا اور بعدی کے کیا معنے لئے گئے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہوجائے۔ کہ لانبیؐ بعدی میں حرف لا نفی جنس کا نہیں۔ بلکہ وہ لا ہے۔ جو موصوف کی نفی کرتا ہے۔ تو ہمارا مدعا ثابت ہوجائیگا۔ اور بھائیوں کا استدلال ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ اس صورت میں پھر حدیث کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ "میرے بعد میرے جیسا (یعنی صاحب شریعت) نبی نہیں ہوگا۔" کما ھو مذھبُنا

اسیطرح اگر لانبی بعدی میں بعدی کے یہ معنے ہوں کہ "ایسا نبی جو میرے مخالف میری نبوت سے الگ نبوت کا دعوے کرنے والا ہو۔ کوئی نہیں ہوگا۔" تو بھی بھائیوں کا استدلال غلط ہوجاتا ہے۔

پہلے امر کا ثبوت کہ لانبی بعدی میں لا نفی جنس کا نہیں۔ بلکہ وہ لا ہے جو موصوف کی نفی کرتا ہے۔ ایک صحیح حدیث بخاری شریف میں ہے جو لا کے معنے واضح کردیتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا ھَلَکَ کِسْریٰ فَلَا کِسْریٰ بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ الخ کہ جب یہ موجودہ قیصر و کسریٰ ہلاک ہوجائیں گے۔ تو ان کے بعد پھر کوئی قیصر و کسریٰ نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں وہی لا ہے جو لانبی بعدی میں ہے۔ اب کیا یہ لا نفی جنس کا ہوسکتا ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان کے بعد بھی کئی قیصر و کسریٰ ہوئے جنہوں نے روم و ایران پر حکومتیں کیں۔ اگر اس کو لا نفی جنس کا کہیں تو ماننا پڑیگا۔ کہ حضرت مخبر صادق علیہ السّلام کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ (معاذ اللہ) اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد صحیح ہے۔ تو پھر حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اعتقاداً یہ ماننا پڑیگا۔ کہ فی الواقعہ اُن قیصر و کسریٰ کے بعد اور کوئی قیصر و کسریٰ نہیں ہوا۔ اور ایسا ماننا بالبداہت باطل اور غلط ہے۔ کیونکہ مشاہدہ اور تواریخ کے صریح خلاف ہے۔

اب حدیث کے معنے یہ ہوئے کہ اُن جیسا قیصر و کسریٰ کوئی نہیں ہوگا۔ سو بعینہٖ اسی طرح ظہور میں آیا۔ کہ پھر اُن جیسی شان و شوکت۔ رُعب و داب اور جاہ و جلال والا قیصر و کسریٰ اور کوئی نہیں ہوا۔ چنانچہ تمام شارحین حدیث نے اس کا یہی مطلب لکھا ہے۔ کَمَا ذُکِرَ

اسی طرح لا نبی بعدی کی حدیث میں ہے۔ کہ اب آنحضرت صلعم جیسا کوئی نبی (شارع) نہیں ہوگا۔ پس بھائیوں کا یہ زعم کہ "حضرت ہارون جیسی غیر تشریعی نبوت بند رہیگی۔" باطل ہوگیا۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلعم نے اپنے جیسے شارع نبی کے آنے کی نفی کی ہے نہ "ہارون جیسی غیر تشریعی نبوۃ بند رہنے کی"

دوسری بات کا ثبوت۔ کہ لا نبی بعدی میں بعدی سے مراد ایسا نبی ہے۔ جو آپ کے مخالف۔ یعنی نئی شریعت لانے والا نبی ہے۔ کوئی نہیں ہوگا۔ ایک واقعہ ہے۔ جو بعدی کے معنی کھول دیتا ہے۔

مسیلمہ کذاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ آیا۔ اور کہا۔ کہ اگر محمد (علیہ السلام) اپنے بعد مجھ کو اپنا جانشین مقرر کریں۔ تو میں مسلمان ہوجاتا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپؐ نے مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوکر فرمایا۔ کہ اگر تو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے۔ تو بھی میں نہیں دینے کا۔ اللہ تعالےٰ نے جو تیری تقدیر میں لکھ دیا ہے تو اس سے بچ نہیں سکتا۔ اور اگر تو اسلام نہیں لائے گا۔ تو اللہ تعالےٰ تجھے تباہ کردے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا وانی لاراک الذی اُریت فیہ ما رایت الخ یعنی میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ تو ہی شخص ہے جس کا حال اللہ تعالےٰ نے مجھے خواب میں دکھلا چکا ہے۔ پھر آپؐ تشریف لے گئے۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں۔ کہ میں نے آپؐ کے اس قول انی لاراک الذی الخ کی بابت دریافت کیا۔ تو حضرت ابوہریرہ رضؓ نے مجھے خبر دی۔ قال بینما انا نائمٌ رایت فی یدی سوارین من ذَھَبٍ فاھمّنی شانھما فاوحی اِلیّ فی المنام ان انفخھما فنفختھما فطارا فاوّلتھما کذابین یخرجان بعدی احدھما العنسی والاٰخر مسیلمۃ الخ (تیسیر الباری شرح صحیح بخاری صفحہ ۸۸) یعنی فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے خواب میں سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھ میں دیکھے تو ان دونوں نے مجھے فکر مند کردیا۔ یعنی وہ مجھے برے معلوم ہوئے۔ پھر خواب میں ہی مجھے وحی ہوئی۔ کہ میں ان کو پھونک ماروں۔ پھر میں نے پھونک ماری۔ تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ پس میں نے ان کی یہ تعبیر کی۔ کہ دو کذاب و جھوٹے نبی ہونگے۔ جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک اسود عنسی ہے۔ اور دوسرا مسیلمہ"۔

اس حدیث میں وہی بعدی کا لفظ ہے۔ جو لا نبی بعدی میں ہے۔ تو کیا اہل بہاء حضرات بتاسکتے ہیں۔ کہ فی الواقع اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب حضرت خاتم الانبیاء علیہ وآلہ الطیب التحیۃ والبہاء کے بعد ہی ظاہر ہوئے تھے۔

تواریخ شاہد ہے۔ کہ یہ دونو جھوٹے مدعیان نبوت آپ کی عین وحیات میں ہی خروج کرچکے تھے۔ اور ایک ان میں سے آپ کے زمانہ میں ہی مارا گیا تھا۔ پس اس حدیث نے بعدی کے مطلب کو کھول کر فیصلہ کردیا۔ کہ لا نبی بعدی میں بعدی کے معنی ہیں۔ "میرے برخلاف" تو حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنی

ہوئے۔ کہ ایسا کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو میرے برخلاف ہو۔ یعنی جو نئی شریعت لائے۔ اور میری شریعت کو منسوخ کرے۔

قرآن شریف سے بھی بعد کے معنی یہی معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورہ فاطر کے پہلے رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما یفتح اللّٰہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہٖ۔ یعنی جو کچھ اللہ لوگوں کے لئے اپنی رحمت سے کھولدے۔ تو کوئی اس کا روکنے والا نہیں۔ اور جو وہ روک دے۔ تو کوئی اس کے بعد اس کا جاری کرنے والا نہیں۔ اس آیت مبارکہ میں من بعدہ کے معنی ہیں۔ اسکے برخلاف یہاں من بعدہ کے معنی من بعد موتہٖ کسی طرح نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ تعالےٰ موت و فوت سے پاک و برتر ہے۔ پس اہل پیغام کا استدلال ان شواہد سے باطل ہوگیا۔

خاکسار:۔ حافظ سلیم احمد خان احمدی اٹاوی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۲۵ء متعلق تحریک جلسہ سالانہ میں نے الگ شائع کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ جماعتوں کی فہرست بھی دی تھی۔ جن کے ذمہ گھی یا اور رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گھی کے وعدے جس قدر میرے پاس آئے تھے۔ وہ اس سے پہلے اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ ابھی تک گھی نصف کے قریب ہوا ہے۔ باقی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ گھی تیار کر کے بوالپسی مطلع فرمائیں۔ اب ذیل میں ان جماعتوں کا نام شائع کیا جاتا ہے۔ جن کے وعدے مقررہ رقم سے نمایاں طور پر زیادہ موصول ہوئے ہیں۔

(۱) جماعت کڑیانوالہ ضلع گجرات۔ یہ جماعت چھوٹی سی ہے اس کے ذمہ اعلان مذکور میں ۷۰ کی رقم لگائی گئی تھی۔ مگر انہوں نے نہ صرف ۱۱۔۱۱۳ کا وعدہ فرمایا ہے۔ بلکہ وقت مقررہ کے اندر رقم ہی ارسال کر دی ہے۔ جو داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور ساتھ ہی اس کے چندہ عام بقایا سال گذشتہ بھی وصول کر کے بھیجا ہے۔

(۲) جماعت فیروزپور۔ یہ جماعت ان جماعتوں میں سے ایک ہے۔ جو باقاعدہ کام کرنے والی ہیں۔ اور بڑی جماعتوں میں سے اس جماعت کا وعدہ باقاعدہ اور وقت پر موصول ہوا ہے۔ ان کے ذمہ ۱۰۰ کی رقم تجویز کی گئی تھی۔ مگر انہوں نے ۱۵۰ کا وعدہ ارسال کیا ہے۔ اور یہ رقم وقت مقررہ کے اندر ارسال کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس چندہ کے وصول کرنے میں ذیل کے احباب نے خصوصیت سے کام کیا ہے۔ اور وصولی چندہ میں فنانشل سیکرٹری جماعت احمدیہ فیروزپور مولوی محمد عبداللہ صاحب کی امداد فرمائی ہے۔ وہ احباب یہ ہیں۔ مولوی احمد علی صاحب۔ بابو احمد جان صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ صوفی علی محمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ منشی نواب دین صاحب کلرک قلعہ۔ میں ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ عہدہ داران اگر فرائض منصبی کو اس طرح تعاون کی روح قائم رکھ کر ادا کریں۔ تو خدا کے فضل سے سلسلہ کا کام جماعتوں کے لئے آسان ہو جائے۔ دوسری جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس روح کو اپنے اندر پیدا کریں۔

(۳) اوچ ریاست بہاولپور۔ یہ جماعت دو تین احباب کی ہے۔ ان کے ذمہ پانچ کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر مکرمی حکیم محمد اکرم صاحب اطلاع کرتے ہیں۔ کہ ۳۰ تک یہ رقم پہونچ جاوے گی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۴) سیکرٹری ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب ویٹرنری انسپکٹر کانپور کی خدمت میں بہ تحریک ارسال کی گئی تھی۔ آپ نے اطلاع کی ہے۔ کہ میں ۲۵ کی رقم جلسہ سالانہ کے واسطے ارسال کر رہا ہوں۔ بہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ادا کرنے کی توفیق ملی ہے۔

(۵) ڈاکٹر سید قاضی غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ حصار کے بچوں نے ۱۵ چندہ جلسہ سالانہ دیا۔ مجھے امید کرنی چاہیئے۔ کہ اول ہفتہ دسمبر میں کل رقم جلسہ کی داخل ہو جاویگی۔ پس جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اب وعدے ارسال کرنے کے علاوہ رقم بھی اس کے ساتھ ارسال کر دیں۔ والسلام۔

(عبدالمغنی ناظر بیت المال)

"حافظ ایمان" کی حقیقت

منشی پیر بخش لاہوری سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نادان دشمن ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے فارسی میں ایک کتاب "حافظ ایمان" لکھی ہے۔ جو کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کی مصداق ہے اس میں اسی پرانے شیوہ کے ماتحت غلط اور بیجا الزامات اور ملانوں کے گمراہ کن فتووں سے کام لیا گیا ہے۔ جو کہ حقیقت شناس انسان کی نظر میں پر پشہ کے برابر بھی نہیں اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کا محققانہ اور معقول طریق سے بارہا جواب نہ دیا گیا ہو۔ ہاں تین باتیں بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

(۱) لکھا ہے:۔ "خدا تعالےٰ در قرآن شریف تردید یہود گروہ بنفر باید۔ کہ مسیح نہ قتل شدو نہ بردار کشیدہ شد۔ خدا تعالےٰ او را بسوئے خود برداشت وا فا نازل شود و کسے از اہل کتاب نباشد کہ براو ایمان نیارد"۔ ص۳۲

کیا یہ سچ نہیں۔ کہ اگر یہود نے بعض آیات میں تحریف کی تھی تو مؤلف رسالہ نے ان کے بھی کان کتر ڈالے ہیں۔ بھلا کوئی اس سے پوچھے۔ کہ "او نازل شود" قرآن کریم کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اتعلمون اللّٰہ بدینکم۔

(۲) لکھتے ہیں:۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی کا ایک زبردست ثبوت یہ ہے۔ کہ امام بخاری نے باب کا عنوان "نزول عیسےٰ علیہ السلام" رکھا ہے۔ اس جگہ "علیہ السلام" کا لفظ بتاتا ہے کہ اسرائیلی مسیح ہی آئے گا۔ کیونکہ:۔ "در شریعت محمدیہ بر غیر نبی لفظ علیہ السلام استعمال نمیکنند"۔ ص۳۱

ہم سمجھتے ہیں۔ کہ غیر احمدی علماء غالباً راقم رسالہ کے خاص طور پر ممنون ہونگے۔ کہ انہوں نے حیات عیسےٰ (ع) کے لئے ان کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار دیدیا ہے۔

افسوس علم کا تو یہ حال ہے۔ کہ معمولی باتوں سے بھی بے بہرہ مگر منہ زوری میں حد سے زیادہ۔ کاش کہ بخاری کا ہی مطالعہ کیا ہوتا۔ کیا اگر بخاری میں عیسےٰ (ع) کے لئے "علیہ السلام" آیا ہے تو حضرت علیؓ۔ فاطمہؓ۔ حسینؓ کے بھی "علیہ السلام" نہیں آیا؟ (بخاری جلد ۲ ص۸ مطبوعہ مصر) اور کیا ہر مسلم "السلام علیکم" کے جواب میں "وعلیکم السلام" نہیں کہتا۔ تو کیا یہ سب انبیاء سابقین ہی ہیں؟ الغرض اس قسم کے علمی دلائل سے یہ رسالہ پر ہے۔

(۳) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے:۔ "کاذبے دجالے کہ ہیچ خدمت اسلام نکرد"۔ ص۶

آہ! اگر آج مولوی محمد حسین بٹالوی زندہ ہوتے۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کی خدمت اسلام کا کھلے الفاظ میں اعلان کیا تھا۔

"اور اس (براہین احمدیہ) کا مؤلف اسلام کی مالی جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا۔ جس کی نظیر پہلے زمانہ میں بہت ہی کم پائی گئی ہے"

(اشاعت السنۃ جلد ۷ نمبر ۶)

تو کم از کم اس نادان پر کفر کا فتویٰ ضرور لگا دیتے۔ ناظرین اس نمونہ سے باقی باتوں کا بھی اندازہ فرمالیں ؎

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(اللہ دتا جالندھری قادیان)

شکریہ احباب

جن احباب نے مجھے میرے فرزند عزیزی عبدالرحیم خان خالد کے بیرسٹری میں پاس ہونے پر مبارکباد دی ہیں۔ ان کا شکریہ بذریعہ

اشتہارات

ایک نادر موقع

ایک مکان پختہ ۱۸۰۰ مربع فٹ زمین میں واقع محلہ دارالفضل برلب سڑک متصل ہائی سکول جس میں چار کمرے ہر دو جانب دالان اور ڈیوڑھی کل مکان پختہ نوتعمیر جس میں خشت پختہ لکڑی عمدہ لگائی گئی ہے۔ جس کے بیرونی کمرے دکانوں کا کام دے سکتے ہیں۔ بسبب ضرورت اصلی لاگت مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ پر قابل فروخت ہے۔ ورنہ موقعہ کے لحاظ سے چوگنی قیمت پر ایسی زمین کا ملنا مشکل ہے۔ جن اصحاب کو خرید منظور ہو۔ ذیل کے پتہ پر خرید فرماویں:

مولوی فضل الٰہی صاحب ہنا منتظم تعمیر مکانات قادیان ضلع گورداسپور

---

۴۳ سال بخار سے نجات

تین دوائیں راقم کے پاس ہیں۔ جو عرصہ دراز تک تیر بہدف ثابت ہوئیں بفضلہ تعالیٰ:

مرہم شفاء ہر قسم پھوڑا پھنسی کو مفید قیمت فی ڈبیہ ۴/

مرہم خارش ہفتہ میں خارش دور۔ فی ڈبیہ ۴/

دوائی بخار اس سے مسٹر ڈیسن پرنسپل کالج لاہور کو ۴۳ سال بخار نہ آیا۔ دس سال سے میں خود بفضلہ تجربہ کار ہوں۔ قیمت ۴/

پتہ:- ماسٹر عبدالرحمن۔ بی۔ اے قادیان

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط انگریزی صاحب سول سرجن" نوٹ:- قیمت پانچ روپے (دعہ) تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ موازی ۸ ماشہ مرسلہ خریدار ہوگا:

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) ڈھکی شاہدولہ صاحب۔ گجرات۔ پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خوشخبری! خوشخبری!! خوشخبری!!!

وما توفیقی الا باللہ

(۱) اگر آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام امتیازی مسائل کو ایک ہی کتاب میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کتاب آئینہ احمدیت کو خرید فرماویں:

(۲) اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے عزیز و اقربا عیسائیت کے فتنے سے کلی طور پر محفوظ ہو جاویں۔ اور عیسائیت کا کوئی بھی دجل ان پر کارگر نہ ہو سکے۔ تو آپ انہیں کتاب آئینہ احمدیت کا مطالعہ کرائیں:

(۳) اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے بچے سلسلہ احمدیہ کے بہادر سپاہی بن جاویں۔ تو ان کو کتاب آئینہ احمدیت پڑھائیں:

(۴) اگر آپ حقیقتاً سچے مذہب کے متلاشی ہوں اور سیدھی راہ پر قدم مارنا چاہتے ہیں۔ تو کتاب آئینہ احمدیت کو ضرور پڑھیں:

(۵) اگر آپ ایک کامیاب کاسر صلیب احمدی مبلغ بننا چاہتے ہیں۔ تو کتاب آئینہ احمدیت کا ہتھیار پہن لیں:

(۶) اگر آپ تھوڑے سے وقت کے مطالعہ سے کثیر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو کتاب آئینہ احمدیت کا انتخاب کریں:

کتاب آئینہ احمدیت

گویا عیسائیت کی لاجواب تردید اور احمدیت کی صداقت کے لئے ایک مکمل کورس ہے۔ اور حضرت مسیح موعود (ع) کے خزانے کی کلید ہے۔ جو ایک آن کی آن میں اس گوہر نایاب تک پہنچا دیتی ہیں۔ کتاب کی لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ انشاء اللہ آپ کے دلپسند ہوگا۔ کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) ہے:

اگر آپ کو کتاب ناپسند ہو۔ تو آپ کتاب مکرمی شیخ عبدالحمید صاحب محاسب انجمن احمدیہ لاہور (پوسٹ بکس نمبر ۲۰۳) کے پاس بھیج کر قیمت واپس لے سکتے ہیں۔ سالانہ جلسے کے دنوں میں یہ کتاب آپ کو جماعت احمدیہ لاہور کے ڈیرے سے بھی مل سکے گی:

ملنے کا پتہ

مینجر تجارت آفس۔ محلہ شاہ کنڈھ۔ لاہور

لوگ موتی سرمہ بار بار منگواتے ہیں

جناب بابو چراغ الدین احمد صاحب ہیڈ کلرک رخصتی ٹبہ ککے زیاں سیالکوٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ پچھلے ماہ آپ سے ایک تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ جس نے بہت فائدہ دیا۔ اب ایک تولہ اور موتی سرمہ رجسٹرڈ بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں۔" آج ایک دنیا مانتی ہے۔ کہ یہ سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پھولا جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیا بند۔ گوہانجنی۔ رتوندا غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ یہی وجہ کہ جو ایک دفعہ منگواتا وہ ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/

اکسیر البدن رجسٹرڈ

کمزور کو زور آور۔ زور آور کو شاہ زور بنانا اس دوا پر ختم ہے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اس دوا کا ہی کام ہے۔ گویا ہر قسم کی بدنی اور دماغی کمزوری کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف ۵ روپے

ملنے کا پتہ

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر

احمدیہ واچ ایجنسی

شاہجہانپور یو۔پی

جلسہ سالانہ قریب ہے۔ جو گھڑیاں جلسہ پر احباب نے ہم سے خریدی تھیں۔ اگر انہیں سے کسی گھڑی میں خود بخود کوئی روک پیدا ہو گئی ہو۔ تو ہمارے پاس بھیج دیں۔ تاکہ درست ہو کر جلسہ پر مل جائیں۔ اور کچھ صرفہ بھی نہ ہو۔ بشرطیکہ گھڑی زیادہ خراب نہ ہو۔ دیگر احباب بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں:

نئی گھڑیوں کے خواہشمند اگر پیشتر سے ہمیں اطلاع دیدیں۔ تو اچھا ہو۔ بہر حال تمام گھڑیاں ایام جلسہ میں ۹ بجے سے پہلے پہلے احباب ضرور لے لیں

ضرورت ناطہ ایک معزز دوست کی لڑکی کے واسطے ککے زئی قوم کے ایک تعلیم یافتہ نوجوان لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو مخلص احمدی ہو: خط و کتابت مفتی محمد صادق صاحب قادیان سے ہو:

ایک رشتہ کی ضرورت ایک ککے زئی لڑکی کے نکاح کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی لکھی پڑھی امور خانہ داری سے واقف۔ سن ۱۸ سال [illegible] ماہوار آمد ہونی چاہیئے یا اعلےٰ تعلیم پا رہا ہو۔ ف معرفت اکمل قادیان

[illegible] خود نشتر بہ [illegible] الفضل (ایڈیٹر)

اشتہارات

(اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی)

باجلاس جج صاحب بہادر عدالت خفیفہ لاہور

(دیجی)

بلیا مل ولد کانشی رام قوم کھتری لاہور۔ سوتر منڈی دوکاندار صرافہ سوہا بازار مدعی ؛

بنام

ہرچند ولد منشی رام ساکن بٹالہ۔ بچری بازار ضلع گورداسپور۔ مدعاعلیہ

تعداد دعوی ۔/۴۰۰

مقدمہ مندرجہ صدر میں ہرچند مدعاعلیہ عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور بتاریخ $\frac{12}{25}$ ۱۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی ؛

بثبت میرے دستخط اور مہر سب عدالت سے آج بتاریخ $\frac{11}{25}$ ۲۴ جاری ہوا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

باجلاس لالہ سنسار چند صاحب بھنڈاری۔ بی۔ اے ایل ایل بی۔ سب جج بہادر ڈسکہ

(دیجی)

گنگا سنگھ ولد گنڈا مل قوم اروڑہ سکنہ ڈسکہ ؛

بنام

کاہن سنگھ ولد گنگا رام قوم اروڑہ سکنہ نتھ بھنگو حال وارد شام کوٹ ریلوے سٹیشن لائین ضلع ملتان ؛

دعوے ...۰ - ۱۳ - ۹۹

اشتہار بنام مدعاعلیہ مذکور

مقدمہ مندرجہ عنوان درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعاعلیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعاعلیہ مذکور کو مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور مورخہ $\frac{12}{25}$ ۸ کو محکمہ ہذا میں حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کی نکرے گا۔ تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

رشتہ کی ضرورت

حضرت مسیح موعودؑ کے قدیمی مخلص احمدی کی لڑکی کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ عمر ۱۳ سال لکھی پڑھی امور خانہ داری سے واقف۔ ایک سو روپیہ ماہوار تک پاتے ہوں قوم کے شیخ، قریشی یا مغل ہوں۔ چنیوٹ لاہور امرتسر کے علاقے کو ترجیح خط و کتابت بمعرفت میاں گلزار محمد احمدی لیڈر جنٹ آگرہ ؛

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مجربات

معزز بھائیو۔ میں نے حضرت خلیفہ اول کے ایسے مجربات جو کئی دفعہ تجربہ میں آکر مفید و کارگر ثابت ہوئے ہیں۔ نہایت صفائی کیساتھ طیار کر کے اور بنظر فیض عام انکی قیمتیں بھی بالکل واجبی رکھی ہیں تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکے میں امید کرتا ہوں کہ آپ صاحبان خرید فرما کر اپنی حاجت روائی اور میری حوصلہ افزائی فرماوینگے۔

سرمہ نوری

یہ سرمہ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم اور رگکروں کے واسطے نہایت مفید ہے آنکھوں کی خراب طوبت کو دور کر کے آنکھوں کی بینائی کو صاف تیز اور روشن کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عمر

حب ہمزاد

یہ گولیاں قوت دل دماغ اور تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں کا پھڑکنا اور تمام بدن کو قوت دینے کے واسطے سریع الاثر ثابت ہوئی ہیں قیمت فی شیشی عمر

سردرد کی دوائی

ایک خوش ذائقہ سفوف ہے۔ اس کی ایک خوراک سے سردرد دور ہو جاتا ہے۔ اور پرانے سردرد کے واسطے بھی مفید ہے۔ نزلہ اور زکام کو بھی بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عمر

مقوی معدہ

یہ سفوف ہاضم طعام کاسر ریاح۔ بدہضمی نفخ اور درد و گرانی شکم جملہ امراض معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی عمر ؛ ملنے کا پتہ

پیر سلطان احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

سول انجنیئرنگ کالج کپورتھلہ بہ سرپرستی مدد

ہز ہائی نس عالی جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہٗ سال گذشتہ میں کالج ہذا کو ریاست نے رجسٹرڈ کر لیا ہے۔ یہاں کے طلباء گورنمنٹ کی ہر محکمے میں مختلف تنخواہوں پر اس وقت کام کر رہے ہیں۔ بہت سے اخبارات معززین اور انجنیئرز کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر انڈیا گورنمنٹ کے ایسے جلیل القدر حکام نے یہاں کی تعلیم، ضبط، نظم و نسق اور سٹاف کی تعریف فرمائی ہے۔ سب اوورسیر اور سب انجنیئرنگ بننے کے لئے پراسپکٹس ملازم شدہ طلباء کی فہرست معہ حکام کے سرٹیفکیٹ کے مینجنگ ڈائرکٹر صاحب سے مفت مل سکتے ہیں

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء سال حال کی رپورٹ مجلس مشاورت شائع ہو گئی ہے۔ ۶ر قیمت پر دفتر بیت المال قادیان سے منگوالیں ؛

کحل الجواہر

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ کا مجرب سرمہ موتی و ممیرا

آپ کے مطب کا خاص سرمہ۔ کمزوری نظر۔ دھند۔ غبار جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ شروع موتیا بند۔ نظر کا دن بدن کمزور ہونا۔ ان بیماریوں کے لئے آپ کا سرمہ نہایت مفید ہے۔ تندرستی میں اس کا استعمال نظر کو بڑھاتا ہے۔ اور کمزوری سے محفوظ رکھتا ہے تجربہ شرط ہے آزمالیں ؛ قیمت فی تولہ عکر

المشتہر۔ عبدالرحمن کاغانی۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان

محافظ حمل حب اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کی چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا تھے۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ کل چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایکہی دفعہ منگوانے پر چھ روپے ؛

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

کشتہ سونا و موتی

تمام بدن کو طاقت اور قوت دینے کے لئے عموماً اور کمزور قوتوں کو بحال کرکے ترقی دینے کے لئے خصوصاً کشتہ سونا و موتی ہے یہ مقوی اعصاب و اعضاء رئیسہ و حرارت غریزی کی حفاظت کے لئے اختلاج قلب کمزوری دل و دماغ و جگر کا تریاق جسمانی قوتوں کو قائم رکھنے والا کشتہ سونا موتی ہے۔ گردہ و مثانہ کی بیماریوں کا تریاق۔ کمی خون و خفقان و مرگی۔ کمزوری معدہ کے لئے قوی اثر رکھنے والا۔ دق اور سل جیسی مزمن اور مہلک بیماری میں خصوصیت سے مفید کشتہ سونا موتی ہے۔ قیمت خوراک ایک ماہ ۲۰ روپیہ

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان کی خبریں

——بمبئی ۲۳ر نومبر۔ کثرت سے صوبہ خلافت کمیٹیوں نے مولانا ابو الکلام آزاد کو کانپور خلافت کانفرنس کی صدارت کیلئے منتخب کیا ہے۔ صرف ایک صوبہ نے مولوی ظفر علی خاں کے لئے رائے دی ۔

——رنگون ۲۵ر نومبر۔ ہر ہائی نس ملکہ سپایالاٹ آج صبح کے پانچ بجے چرچل روڈ میں قلب کی حرکت کے بند ہو جانے سے راہی ملک عدم ہو گئیں ۔

——سر محمد حبیب اللہ کے اپنی رخصت سے واپس آ جانے پر سر فضل حسین نے جو کہ لاہور واپس آ گئے پنجاب کی وزارت تعلیم کا چارج لے لیا ۔

——اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ علاقہ قرم میں افغانی سکہ کے مقابلہ میں بڑے پیمانہ پر جعلی سکہ چلایا جا رہا ہے۔ حکومت افغانیہ مجرموں کی تلاش میں ہے ۔

——مسلم گرلز انٹرمیڈیٹ کالج میں ۲۷ اور ۲۸ر دسمبر کو مسلم مستورات کی کانفرنس منعقد ہوگی ۔

——مولانا محمد علی نے وزیر جنگ اور وزیر تعمیرات عامہ جمہوریہ فرانس اور فرانس کے دو مشہور اخباروں کے ایڈیٹروں کے نام اس مضمون کا ایک تار روانہ کیا ہے۔ کہ بمباری کو ممنوع کر کے شام کو آزاد کیا جائے ۔

——مہاتما گاندھی جی نے اپنے آشرم میں کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے ایک ہفتہ کے لئے فاقہ کشی شروع کر دی ہے ۔

——دہلی ۲۵ر نومبر۔ مندرجہ ذیل غیر معمولی گزٹ سرکار ہند کی طرف سے شائع ہوا:-

ہز مجسٹی کنگ ایمپرر کی والدہ ملکہ الیگزنڈرا کی وفات کے ماتم کے متعلق گورنر جنرل معہ کونسل ہز مجسٹی کے ملازمان سول۔ فوج۔ ایر فورس اور رائل جہازوں کو فرماتے ہیں۔ کہ وہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۵ء تک معہ اس دن کے ماتمی لباس میں رہیں۔ اس تاریخ تک ان کو اپنے بائیں ہاتھ پر ماتمی بلا لگانا ہوگا۔ فورٹ ولیم اور دیگر قلعہ جات میں سنیچر تک جھنڈے جھکے ہوئے رہیں گے ۔

——لکھنؤ ۲۶ر نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لیگ کا سترھواں سالانہ اجلاس ۳۰ر اور ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۵ء کو علی گڑھ میں منعقد کیا جائے۔ اور سر عبدالرحیم صدر منتخب ہوئے ہیں۔ مدراس ہائی کورٹ میں ترقی پانے کے وقت تک آپ لیگ کے ممبر تھے اب گورنر بنگال کی انتظامیہ کونسل سے عنقریب سبکدوش ہونے والے ہیں ۔

——۲۵ر نومبر۔ شام کے سات بجے آریہ سماجوں کا سالانہ جلسہ منعقدہ تالاب واٹر ورکس میں آریوں اور سناتن دھرمیوں میں اس موضوع پر مباحثہ ہوا۔ کہ آیا برہمن جنم سے بنتا ہے یا کرم سے۔ اس پر سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں خوب سر پھٹول ہوئی۔ اور ڈنڈے بھی ایک دوسرے پر رسید کئے گئے۔ متعدد آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ جلسہ میں سخت ابتری انتشار اور پرلے درجے کی بدامنی پیدا ہو گئی۔ اس ہاؤ ہو اور ہڑبونگ میں لوگوں نے جلسہ گاہ سے بدحواس ہو کر بھاگنا شروع کر دیا۔ سناتن دھرمیوں نے پولیس میں رپورٹ کی ہے اور مہاتما ہنسراج کو بھی ملزموں میں لکھا ہے ۔

ممالک غیر کی خبریں

——لنڈن ۲۳ر نومبر۔ وزارت فرانس مستعفی ہو گئی ۔

——قسطنطنیہ ۲۳ر نومبر۔ نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسئلہ موصل کے ضمن میں جو فیصلہ "عدالت ہیگ" نے صادر کیا ہے۔ اس میں انصاف کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔

——لنڈن ۲۴ر نومبر۔ وہابیوں نے مدینہ (منورہ) فتح کر لیا ہے۔ لنڈن میں اس خبر کی تصدیق موصول ہو گئی ہے۔ کہ مدینہ (منورہ) پر ابن سعود کا لشکر قابض ہو گیا ہے۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے جو اطلاع شائع کی ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ ابن سعود کے جس محاصرہ لشکر نے مدینہ منورہ پر تصرف حاصل کیا ہے۔ اس کا قائد (کمانڈر) ابن سعود کا فرزند ہے ۔

——لنڈن ۲۷ر نومبر۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سقوط مدینہ کی خبر غیر مصدقہ ہے ۔

——لنڈن ۲۳ر نومبر۔ عدالت ہیگ کے فیصلے نے ترکی جذبات کو برانگیختہ کر دیا ہے۔ "ٹائمز" کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے بموجب روایت عام طور پر یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ عدالت بین الاقوامی نے مبرہن اصول عدالت کو نظر انداز کر دیا۔ اور یہ امر کافی ثبوت ہے۔ کہ ترکوں نے مؤتمر الاقوام کی رکنیت قبول نہ کرنے میں اظہار تدبر کیا تھا ۔

——آکسفورڈ ۲۴ر نومبر۔ آج دار العوام میں وزیر اعظم نے حسب ذیل قرارداد تعزیت پیش کی۔

ملک معظم کو اپنی مادر مہربان ملکہ الیگزنڈرا کی حادثہ وفات سے جو صدمہ عظیم پہنچا ہے۔ اس کے لئے خدمت شاہی میں ایک مؤدبانہ پیام تعزیت روانہ کیا جائے۔ جس میں ملک معظم کو یقین دلایا جائے۔ کہ آنجہانی ملکہ معظمہ نے اپنی محبت سے قلوب عوام کو جس طرح مسخر کر لیا تھا۔ اس کا نقش ہمارے صفحہ دل سے کبھی محو نہیں ہو سکتا۔ اس غم و الم میں آپ کے ساتھ جو عالمگیر اظہار ہمدردی ہو رہا ہے۔ ہم سب اس میں بدل شریک ہیں ۔

مختلف پارٹیوں کے لیڈروں نے اپنی تائیدی تقریروں میں آنجہانی ملکہ کے صفات حسنہ کا تذکرہ اور ان کے حادثہ مرگ پر اپنے دلی جذبات الم کا اظہار کیا ۔

دار الامراء میں لارڈ سالسبری نے قرارداد تعزیت پیش کی مختلف امراء نے نہایت مؤثر اور دلدوز تقریریں کیں ۔

——دار العوام میں سر سیموئیل ہور نے بیان کیا۔ سال مختتمہ بہر جون کے اندر ہوائی بیڑے میں مشین ٹکرانے کے بیالیس حادثات ہوئے۔ جن کی وجہ سے ستاون آدمیوں کو شربت مرگ چکھنا پڑا ۔

——بیروت ۲۵ر نومبر۔ غازی العطرش نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ مجاہدین دروز مکمل آزادی حاصل کئے بغیر ہرگز چین نہ لیں گے ۔

——پیرس ۲۵ر نومبر۔ ریوٹر کا تار مظہر ہے۔ کہ دمشق حاردن وغیرہ میں مارشل لا جاری کر دیا ہے ۔

——قسطنطنیہ ۲۵ر نومبر۔ ارض روم میں مارشل لا کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو تدابیر حکومت نے ملک کو ترقی دینے اور جدید باتیں قبول کرنے کے لئے اختیار کی ہیں۔ ان کے خلاف "متعصب و قدامت پسند" طبقہ نے مظاہرہ کرنے کا انتظام کیا تھا ۔

——ایتھنز ۲۴ر نومبر۔ لیکابیٹس کی چوٹیوں سے جو ایتھنز کے نواح میں واقع ہیں۔ ایک زبردست سیلاب آیا ہے جس سے ایتھنز میں شدید اتلاف جان کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے قدیم زمانے کے تیس مقابر تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔ ماہرین آثار قدیمہ اس نقصان کو غیر معمولی اہمیت دے رہے ہیں ۔

——(قسطنطنیہ ۲۷ر نومبر) قسطنطنیہ کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ ارض روم میں بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ جو حکومت انگورہ کی جدید ترقی پذیر پالیسی کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ عوام نے دوکانیں وغیرہ بند کر دیں۔ اور گورنر کے جائے رہائش کی طرف یہ چلاتے ہوئے دوڑے کہ "بدکار افسران کو ختم کر دو" ۔

——لنڈن ۲۷ر نومبر۔ لیبر پارٹی (مزدور جماعت) کی طرف سے قدامت پسند حکومت کے خلاف پارلیمنٹ میں اس بنا پر بے اعتمادی کا ووٹ پیش کیا گیا تھا۔ کہ وہ گذشتہ تین ماہ میں مسئلہ بے کاری کو حل کرنے کے لئے مناسب کارروائی کرنے سے قاصر رہی ہے بے اعتمادی کی تحریک نامنظور ہو گئی ہے ۔

——لنڈن ۲۵ر نومبر۔ دار الامراء میں مسئلہ موصل کا تذکرہ کرتے ہوئے لارڈ سیسل نے فرمایا۔ کہ گورنمنٹ کا نمائندہ جنیوا میں موجود ہوگا۔ جبکہ یہ سوال کونسل کے روبرو اس کے فیصلہ کیلئے جس کا کہ اختیار عدالت بین الاقوامی انصاف سے اسے ملا ہوا ہے پیش ہوگا۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا۔ کہ برطانوی حکومت پھر یہ کہنے لگے گی۔ کہ ہم یہ فیصلہ منظور کرنے کے لئے تیار نہیں"

(منشی عبدالرحمٰن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)